S-2002-2-220-223

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 2 ایس سی آر

سوڈانی سیمنٹ اینڈ کیمیکلز ‹پی› لمیٹڈ۔
بنام۔
کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، جے پور

10 ستمبر 2002

سید شاہ محمد قادری اور ایس این واریاوا جسٹسز۔

سنٹرل ایکسائز ایکٹ، 1944:

دفعہ 5-اے (1)-استثنی نوٹیفکیشن نمبر 23/1989CE مورخہ 1-3-1989 - چھوٹے پیمانے کی صنعت-پورٹلینڈ سیمنٹ کی صنعت کاری جسے سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ کے شیڈول کے ذیلی عنوان 2502.20 کے تحت درجہ بند کیا گیا ہے-ایکسائز حکام اور ٹریبونل نے نوٹیفکیشن کا فائدہ دینے سے انصنعتی عمل کر دیا-منعقد ہوا، ایک ایس ایس آئی یونٹ جسے صنعتی (ترقی اور ضابطہ بندی) ایکٹ 1951 کے تحت مستثنی قرار دیا گیا ہے، اس کے لیے لائسنس یافتہ پیداواری صلاحیت کی ضرورت نہیں ہے-اپیل کنندہ-صنعت کار کے ذریعے نوٹیفکیشن کی دیگر ضروریات کی تکمیل کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہونے کی وجہ سے، اس کے ذریعے تیار کردہ پورٹلینڈ سیمنٹ نوٹیفکیشن کے فائدے کا حقدار ہے-نوٹیفکیشن کے تقاضے بیان کیے گئے-حکام کو استثنی نوٹیفکیشن کے فائدے کو بڑھانے کی ہدایت کی گئی۔اپیل کنندہ-صنعت کار کے ذریعہ تیار کردہ سیمنٹ-سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985-ذیلی عنوان 2502.20-پورٹلینڈ سیمنٹ-کی درجہ بندی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 38-537۔

کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلٹ ٹریبونل نئی دہلی کے ای اپیل نمبر 2155/92-C کے ساتھ E-3058/92-C کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے رمیش سنگھ، پی ایس سدھیر اور کے جے جان۔

جواب دہندہ کی طرف سے راجیو نندا اور بی کرشنا پرساد۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا

ان اپیلوں میں کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلٹ ٹریبونل کے فیصلے اور حکم کو ای/اپیل نمبر 2155/92-سی کے ساتھ ای/3058/92-سی مورخہ 29 اکتوبر 1993 میں چیلنج کیا گیا ہے۔

غور کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کی طرف سے تیار کردہ سیمنٹ مرکزی حکومت کی طرف سے سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کی دفعہ 5-اے کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کردہ یکم مارچ 1989 کے استثنی نوٹیفکیشن نمبر 23/1989-CE کے فائدے کا حقدار ہے، (مختصر طور پر، 'نوٹیفکیشن')

اپیل کنندہ ایک چھوٹے پیمانے کی صنعت ہے۔ یہ عام پورٹ لینڈ سیمنٹ تیار کرتا ہے، جسے سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 کے شیڈول کے ذیلی عنوان 2502.20 کے تحت درجہ بند کیا گیا ہے۔ اس ذیلی عنوان کے تحت قابل وصول ایکسائز ڈیوٹی 215 روپے فی میٹرک ٹن ہے۔ تاہم، مذکورہ ذیلی عنوان کے تحت آنے والا 'سیمنٹ'، اگر نوٹیفکیشن کے فائدے کو نقصان پہنچانے کا حقدار ہے، تو 115 روپے فی میٹرک ٹن کی کم شرح پر ایکسائز ڈیوٹی کا جوابدہ ہوگا۔ ایکسائز حکام کے ساتھ ساتھ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ تیار کردہ سیمنٹ مذکورہ نوٹیفکیشن کے فائدے کا حقدار نہیں ہے، اس لیے اپیل کنندہ اس عدالت کے سامنے اپیل میں ہے۔

مذکورہ نوٹیفکیشن کو یہاں پڑھنا مناسب ہوگا:

"جی ایس آر سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 (1 آف 1944) کی دفعہ 5 اے کی ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مرکزی حکومت اس بات سے مطمئن ہے کہ مفادِ عامہ میں ایسا کرنا ضروری ہے، اس طرح سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 (5 آف 1986) کے شیڈول کے ذیلی عنوان نمبر 2502.02 کے تحت آنے والے سیمنٹ کو مستثنی قرار دیا گیا ہے اور عمودی شافٹ بھٹے کا استعمال کرتے ہوئے فیکٹری میں تیار کیا گیا ہے جس کی کل لائسنس یافتہ صلاحیت ریاستی حکومت میں ڈائریکٹر آف انڈسٹریز یا حکومت بھارت میں ڈویلپمنٹ کمشنر برائے سیمنٹ کے ذریعے تصدیق شدہ ہے۔ وزارت صنعت یومیہ 200 ٹن سے زیادہ نہ ہو، مذکورہ شیڈول کے تحت اس پر عائد ہونے والی ایکسائز ڈیوٹی کے اتنے حصے سے جو کہ 115 روپے فی ٹن کی شرح سے شمار کی گئی رقم سے زیادہ ہے۔

بشرطیکہ اس نوٹیفکیشن میں موجود کچھ بھی ایسی سیمنٹ پر لاگو نہیں ہوگا جس کے سلسلے میں ایک کارخانہ دار وزارت خزانہ (محکمہ محصول) نمبر میں حکومت ہند کے نوٹیفکیشن 175/86 سنٹرل ایکسائز تاریخ 1 مارچ 1986" میں موجود چھوٹ کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

نوٹیفکیشن کے مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ، مندرجہ ذیل ضروریات کی تکمیل پر، سیمنٹ، اس سے قطع نظر کہ صنعت کار کون ہے، مذکورہ نوٹیفکیشن کے تحت شامل ہوگا اگر: (1) زیر بحث سیمنٹ کو سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ کے شیڈول کے ذیلی عنوان 2502.20 کے تحت درجہ بند کیا گیا ہے، (2) ایسا سیمنٹ عمودی شافٹ بھٹے کا استعمال کرتے ہوئے فیکٹری میں تیار کیا جاتا ہے، (3) بھٹے کی کل لائسنس یافتہ صلاحیت 200 ٹن فی دن سے زیادہ نہیں ہے، اور (4) مذکورہ بالا تقاضوں کی تصدیق ریاستی حکومت میں ڈائریکٹر آف انڈسٹریز یا حکومت بھارت، وزارت صنعت میں ڈویلپمنٹ کمشنر برائے سیمنٹ کے ذریعے کی جانی چاہیے۔ فقرہ میں کہا گیا ہے کہ نوٹیفکیشن کا اطلاق اس شخص کے تیار کردہ سیمنٹ پر نہیں ہوتا جو یکم مارچ 1986 کے نوٹیفکیشن نمبر 175/1986-CE کے تحت چھوٹ حاصل کرتا ہے۔

اپیل کنندہ نے کل لائسنس یافتہ صلاحیت کی تصدیق کے لیے ڈویلپمنٹ کمشنر آف انڈسٹری کے دفتر سے رابطہ کیا۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ چونکہ ایس ایس آئی اکائیوں کو صنعتی لائسنس لینے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے اس دفتر سے 'لائسنس یافتہ صلاحیت' کی تصدیق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے ضلعی انڈسٹریز سینٹر کے ڈپٹی ڈائریکٹر کا سرٹیفکیٹ بھی پیش کیا تھا۔ سرٹیفکیٹ میں نوٹ کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ ضلعی انڈسٹریز سنٹرل، حکومت راجستھان کے ساتھ رجسٹرڈ تھا، رجسٹریشن نمبر 17/24/00225(ABU)PMT/SSI مورخہ 15 فروری 1986 کے ذریعے، اور پورٹ لینڈ سیمنٹ تیار کرتا ہے، جس کی صلاحیت 12,000 میٹرک ٹن سالانہ ہے۔ سرٹیفکیٹ اسسٹنٹ کلکٹر کے نوٹیفکیشن کے تقاضوں کے مطابق نہیں پایا گیا، اس لیے اس نے اپیل کنندہ کو مذکورہ نوٹیفکیشن کا فائدہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس حکم کو برقرار رکھا گیا، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، کلکٹر (اپیل) کے ذریعے۔ ٹریبونل کے سامنے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ، حوالہ نمبر۔ F/22/36-C/16-CA/88 مورخہ 1 دسمبر 1990 کو ریکارڈ پر رکھا گیا تھا۔ ہم نے اصل ریکارڈ کو دیکھ کر اور سرٹیفکیٹ کو دیکھ کر اس حقیقت کی تصدیق کی ہے۔ اس میں، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، یونٹ کی نصب شدہ صنعتی عملی صلاحیت کا ذکر 15 جنوری 1986 سے یکم فروری 1989 تک 20 ٹن یومیہ اور اس کے بعد 40 ٹن یومیہ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ مزید تصدیق کرتا ہے کہ یہ یونٹ 2 فروری 1989 سے 40 ٹن یومیہ کی صلاحیت کے ساتھ پیداوار کر رہا ہے اور اس میں عمودی شافٹ بھٹے کی ٹیکنالوجی موجود ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ یونٹ روزانہ 200 ٹن سے کم پیداوار کر رہا ہے اور اس لیے نوٹیفکیشن کے فائدے کے اہل ہے۔

اپیل کے تحت حکم کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ، اس سرٹیفکیٹ کے حوالے سے، ایک دلیل اٹھائی گئی تھی کہ اس نے نوٹیفکیشن کی ضروریات کو پورا کیا ہے اور اس لیے، اپیل کنندہ کو اس کے تحت فائدہ دیا جانا چاہیے، تاہم، ٹریبونل نے کلکٹر (اپیل) کے حکم کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ سرٹیفکیٹ نوٹیفکیشن کے تحت مطلوبہ تفصیل کا جواب نہیں دیتا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل جناب رمیش سنگھ پیش کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ، ایک چھوٹے پیمانے کی صنعت ہونے کے ناطے صنعتی (ترقی اور ضابطہ بندی) ایکٹ 1951 کی دفعات مستثنیٰ ہے، اور اس لیے لائسنس یافتہ صنعتی عملی صلاحیت کے تقاضے تعمیل کے قابل نہیں ہیں۔ وہ مزید پیش کرتا ہے کہ فقرہ یہ ہدایت کرتی ہے کہ ایک کارخانہ دار جو نوٹیفکیشن نمبر 175/1986-CE میں موجود چھوٹ کا فائدہ اٹھاتا ہے، جو صرف S. S. I. پر لاگو ہوتا ہے، چھوٹ نوٹیفکیشن نمبر 23/1989-CE کا فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ دوسرے لفظوں میں، فاضل وکیل جو پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ چھوٹ کا نوٹیفکیشن چھوٹے پیمانے کی صنعت کے ذریعہ تیار کردہ سیمنٹ پر لاگو ہوتا ہے (جس کے لیے کوئی لائسنس یافتہ صلاحیت کی تصدیق نہیں کی جا سکتی)، اس لیے ایس ایس آئی یونٹوں کو دوگنا فائدہ اٹھانے سے روکنے کے لیے، اس فقرہ میں نوٹیفکیشن کی درخواست کو خارج کر دیا گیا ہے جہاں نوٹیفکیشن نمبر 175/1986-CE کا فائدہ اٹھایا گیا تھا۔

نوٹیفکیشن نمبر 175/1986-CE کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا تعلق چھوٹے پیمانے کی صنعت سے ہے، جیسا کہ اس کے پیراگراف (4) سے ظاہر ہوتا ہے۔ ترقیاتی کمشنر کے جاری کردہ سرٹیفکیٹ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایس ایس آئی یونٹس کو صنعتی لائسنس لینے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے لائسنس یافتہ صلاحیت کی تصدیق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک ایس

ایس آئی یونٹ کی صنعتی عملی صلاحیت کا تعلق ہے، ڈائریکٹر کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کی صنعتی عملی صلاحیت 40 ٹن یومیہ ہے، جو کہ 200 میٹرک ٹن یومیہ سے کہیں کم ہے۔ یہ بات قابل اعتراض ہے کہ لائسنس یافتہ صلاحیت ہمیشہ صنعتی عملی صلاحیت سے کم رہے گی۔ ریونیو کے معاملے میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نوٹیفکیشن کا اطلاق ایس ایس آئی کے تیار کردہ سیمنٹ پر نہیں ہوتا ہے۔ اس بات پر بھی اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ ایس ایس آئی یونٹ، جسے صنعتی (ترقی اور ضابطہ بندی) ایکٹ 1951 کے تحت مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، اس کے لیے لائسنس یافتہ صنعتی عملی صلاحیت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے نوٹیفکیشن کے دیگر تقاضوں کی تکمیل کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہونے کی وجہ سے، ہمارا خیال ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے تیار کردہ پورٹ لینڈ سیمنٹ نوٹیفکیشن کے فائدے کا حقدار ہے۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، چیلنج کے تحت آرڈر کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ حکام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ استثنیٰ نوٹیفکیشن نمبر 23/1989-CE کا فائدہ اپیل کنندہ کے تیار کردہ سیمنٹ تک بڑھا دیں۔

اس کے مطابق، دیوانی اپیلوں کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document